جھٹکا دینا" (۴: ۸-۹)-

ان تصریحات سے "اسلام" اور "مسلم" کی وجہ تسمیہ معلوم ہوگئی۔ اب ہم سب لوگوں کو جنھوں نے مردم شماری میں اپنے آپ کو "مسلمان" لکھوایا ہے، غور کرنا چاہئے کہ ہم پر لفظ "مسلم" کا اطلاق کس حد تک ہوتا ہے، اور جس طریقہ پر ہم چل رہے ہیں اس کو "اسلام" سے تعبیر کرنا کہاں تک درست ہے؟

محرم کے پرچہ میں ایک مدرسۃ القرآن کے قیام کی تجویز کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ الحمد للہ کہ وہ تجویز اب عملی صورت میں آیا چاہتی ہے۔ نصاب تعلیم تیار کرلیا گیا ہے اور اہل الرائے حضرات کے پاس مشورے کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ جب وہ ایک آخری شکل اختیار کرلیگا تو ناظرین ترجمان القرآن کی اطلاع کے لئے شائع کردیا جائیگا۔ تجویز یہ ہے کہ مدرسہ میں ایسے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ لے جائیں جو بی۔ اے۔ کے درجہ تک انگریزی زبان اور جدید علوم کی تحصیل کرچکے ہوں اور اس کے ساتھ عربی زبان سے بھی واقف ہوں۔ ان کو قرآن مجید کی تعلیم قدما کے اسلوب پر بالکل نئے انداز میں دی جائیگی مطمح نظر یہ ہوگا کہ قرآن کریم کی مدد سے ان میں فکر اسلامی پیدا کی جائے۔ وہ اسلامی نظر سے دنیا اور اس کے تمام معاملات کو دیکھیں۔ اسلامی طریق پر سوچیں۔ اور اسلامی طریق پر زندگی کے مسائل کو حل کریں۔ تعلیم میں حدیث، فقہ، کلام، فلسفہ، تاریخ اسلام، سیاسیات، معاشیات وغیرہ تمام ضروری علوم ہوں گے، مگر سب کا مرکز قرآن ہوگا۔

درس میں ہر وہ طالب علم شریک ہو سکے گا جو اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرنے پر آمادہ ہو اور جس کا مقصد حیات محض دنیا طلبی نہ ہو۔ مگر خاص طور پر ایسے طلبہ کا انتخاب پیش نظر ہے جو انگریزی، عربی اور اردو جاننے کے ساتھ ہندوستان کی بڑی بڑی دیسی زبانوں میں سے بھی کوئی زبان اچھی طرح جانتے ہوں، مثلاً بنگالی، مرہٹی، گجراتی، تلنگی، تامیل وغیرہ کیونکہ آگے چل کر ان لوگوں سے ہندوستان کی دیسی زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمہ کا کام لینا مقصود ہے۔ اس غرض کے لئے مختلف دیسی زبانیں جاننے والے ۱۲ طلبہ منتخب کیے جائینگے اور ان کے جملہ مصارف کا کفیل خود مدرسہ ہوگا